

مغزنی تہذیب کا بحران

جناب ریاض الحسن نوری صاحب

(ماہ اپریل سے آگے)

امریکی اعلان آزادی کا مصنف | امریکہ میں بڑے بڑے لوگوں کی لونڈیوں سے پیدا شدہ اولاد کو قحبہ گری کے لیے فروخت کیا گیا۔ امریکی اعلان آزادی کے مصنف صد جیمسن کی موت کے بعد ان کی لڑکیوں سے بھی یہی سلوک ہوا۔ جیمسن نے اپنی اس اولاد کو جو افریقی النسل لونڈیوں سے تھی اپنی آخری وصیت میں آزاد قرار دے دیا تھا۔ مگر اس کے باوجود اس کی موت کے بعد اس کی دونوں لڑکیوں کو فی کس پندرہ سو ڈالر کے حساب سے قحبہ گری کے لیے فروخت کر دیا گیا۔ یہ دونوں لڑکیاں سفید نام اور نیلی آنکھوں والی تھیں اور دونوں اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی تھیں۔ چھوٹی لڑکی قحبہ گری سے بچنے کے لیے اپنے مالک کے پاس سے بھاگ آئی اور خود کشی کر لی۔ امریکی قوم نے یہ سلوک اپنی آزادی کے اعلان کے مصنف کی بیٹیوں کے ساتھ کیا۔

پرنڈیڈنٹ ٹیلر کی بیٹی بھی اسی طرح بیچ دی گئی۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ اس کی ایک بیٹی اپنے پسندیدہ لڑکے کے ساتھ شادی کرنے کی خاطر اس کے ساتھ بھاگ گئی۔ آخر کار دونوں کپڑے گئے۔ اس پر اس کے باپ نے خود اپنی لڑکی کو ایک لونڈیوں کے سوداگر کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ واشنگٹن

لے مولف مضمون اگر یہاں یہ تذکرہ بھی کر دیتے تو اچھا تھا کہ امریکی صدر اور دوسرے اکابر میں سے کتنے سوام اولاد تھے (مدیر)

کے بازار تھامس سے ایک دوسرے شخص نے اس کے ٹخن کی وجہ سے اسے ۲۵۰۰ ڈالر میں خرید لیا۔
یہ سزا اس کو محض اس وجہ سے دی گئی کہ وہ اپنی مرضی کی شادی کرنا چاہتی تھی۔ امریکہ کے صدر
تک کی لڑائی کو یہ حق حاصل نہ تھا۔

مغربیہ بالکل جدید دور سے پہلے تک یورپ میں قحبہ گری بہت عام تھی۔ انیسویں صدی
کے اعداد و شمار اس کتاب میں مفصل دیے گئے ہیں۔ ہم اتنا حوالہ یہاں دینے ہیں کہ ۱۸۷۰ء
میں نیویارک شہر میں ہر چالیس آدمی کے بالمقابل ایک طوائف موجود تھی۔
آج کے مغرب کا کیا حال ہے۔ مثال کے طور پر برٹریڈ رسل کا بیان سن لیجئے۔

”تمام امریکہ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لڑکیوں کی بہت بڑی تعداد جو

بعد میں شادی کر لیتی ہیں اور اونچی سوسائٹی میں شامل ہو جاتی ہیں، شادی سے پہلے
کئی عشاق سے جنسی تعلقات قائم کر چکی ہوتی ہیں۔“

اس عام بدکاری کی وجہ سے جنسی امراض اب پیشہ کار عورتوں کی نسبت دیگر عورتوں کے
ذریعے زیادہ پھیل رہے ہیں۔ مگر اس پر ہم الگ سے کلام کریں گے۔

اس بدکاری میں روس بھی امریکہ و دیگر مغربی ممالک سے زیادہ پیچھے نہیں ہے۔ اس کی تفصیلات
مجھے بنجمن صاحب نے اپنی کتاب میں دی ہیں مگر ہم طوالت کے خوف سے اسے نظر انداز کرتے
ہیں۔ روس میں رضامندی سے بدکاری پر کوئی قدغن نہیں۔ حتیٰ کہ ۱۹۲۲ء میں باقاعدہ قانون بنا دیا
گیا جس کی رو سے بن بیاہی ماں کو بُرا کہنے والے کو سزا دی جاتی ہے۔

جی۔ ایل۔ سائمنز G. L. Simons اپنی کتاب سیکس این ہسٹری کے صفحہ ۱۶۴

1. P. 63, 64. Ibid

2. P. 73 Ibid.

3. P. 107 Marriage and Morals by Bertrand Russell.

4. P. 352 Prostitute in Society.

5. USSR Questions and Answers P. 109, Published in Moscow.

پر لکھتا ہے کہ امریکہ میں بڑی تجارتی فرمیں اپنی بکری بڑھانے اور بڑے تجارتی سودوں کے لیے کالی گرنز استعمال کرتی ہیں۔ پھر صفحہ ۱۶۵ پر لکھتا ہے کہ امر واقعہ یہ ہے کہ بڑے کاروبار اور قحبہ گری

توام ہیں (Here is the fact Big Business and Prostitution are

(Intertwined)

پھر یورپ میں عورتوں کو جس طرح سے جاسوسی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے وہ بھی بڑی دلچسپ حقیقت ہے۔ ۱۹۰۷ء میں لندن سے ایک کتاب چھپی ہے جس کا نام جاسوسی بذریعہ جنس

Sex Pionage ہے۔ اس کا مصنف ڈیوڈ لیویس David Lewis ہے۔ اس سے

پتہ چلتا ہے کہ روس میں ذہین اور حسین لڑکیوں کو حکومت اعلیٰ ملازمت اور بڑی تنخواہ کا لالچ دے کر تعلیم گاہوں سے ہٹا لیتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ان کو شرمناک جنسی ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ وہ غیر ملکیوں کو اپنے سچکل میں پھنسا کر ان سے اہم معلومات حاصل کریں۔ ان لڑکیوں کے ذریعے نیاستدانوں کو بلیک میل کیا جاتا ہے۔ جن خاص ہٹلوں میں یہ لڑکیاں اپنے شکار کو لے جاتی ہیں، ان میں کیمبرے اور الیکٹر انک آلات فٹ ہوتے ہیں۔ روس کے سب سے بڑے ہٹلوں میں ایسے کمرے موجود ہیں۔ جدید دور کی تمام مغربی حکومتوں کو اپنے اقتدار کی خاطر ذلیل سے ذلیل حرکتیں کرنے اور اپنے ملک کی خواتین کی عصمتیں لٹانے میں کوئی باک نہیں۔ عورتوں کے علاوہ مردوں کو بھی جنسی ٹریننگ دی جاتی ہے اور ان کو بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ انسان کو حیوان سے بھی بدتر بنا دیا گیا ہے۔ سٹیٹ یا اقتدار کو خدائی مقام دے دیا گیا ہے، جس کے سامنے عوام کی ہر طرح سے قربانی دی جاتی ہے۔ عوام کی جان و مال جتنی کہ عزت اور عصمت کی کوئی قیمت باقی نہیں رہی۔ سب کچھ کرسی پر قربان کر دیا جاتا ہے۔ حکومت کو کرسی مضبوط کرنے کے لیے دولت کی ضرورت ہوتی ہے تو طرح طرح کے ٹیکس لگاٹے جاتے ہیں۔ کاسمیٹکس، ٹیکس، شراب اور تنباکو پر ٹیکس وغیرہ وغیرہ۔ سگریٹ سے کینسر اور کرسی دوسری بیماریاں اگر پھیلتی ہیں تو حکومت کو پروا نہیں بلکہ ٹی۔ وی پر اشتہار دکھا کر اس عادت کو پھیلا دیا جاتا ہے۔ عظیم قدر والی ۱۲ جنوری کے ٹران میں لکھتے ہیں کہ سگریٹ سے حکومت کو اس قدر آسانی سے اور کافی ٹیکس وصول ہوتا ہے کہ تہذیب یافتہ سوسائٹیوں کا وزیر خزانہ ہر چیز کے لیے تیار ہو سکتا ہے مگر اس کے لیے نہیں کہ سگریٹ نوشی ختم

ہو جاتے۔

ٹیکس پر شروعات | یورپ میں ٹیکسوں کی شروعات کو سمجھنے کے لیے ٹیلر کا مندرجہ ذیل بیان اہم ہے۔
 وہ چرچ کے جنسی قوانین کی بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ غور کرنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ
 یہ قوانین اخلاقی وجوہات کی بنا پر نہیں بنائے گئے تھے۔ بلکہ پس منظر یہ تھا کہ چرچ کی نظر میں پادری کا
 لیے نکاح کرنا داشتہ رکھنے سے بدتر جرم تھا۔ اور داشتہ رکھنا بے لگام بدکاری سے بدتر چیز
 تھی۔ یہ نظریہ عام اخلاقی نظریے کا بالکل الٹ ہے جس میں کہ ذاتی رشتہ کے دوام کو اہمیت
 دی جاتی ہے۔ جب پادریوں پر شادی کرنے کا الزام لگایا جاتا تو ان کے بچاؤ کا آسان طریقہ یہ
 تھا کہ یہ کہہ دیا جائے کہ یہ تو محض بے لگام بدکاری تھی۔ اس کا جرم نامہ معمولی تھا۔ دوسری طرف
 شادی کی سزا عہدے سے مکمل برہنہاشگی تھی۔ پادریوں کی بدکاریوں کے واقعات کو اس پس منظر
 کو دیکھنا چاہیے کہ بہت سے بچے راہباؤں کے پیدا ہوتے ان سے ہمیں زیادہ حیرانی نہیں ہوتی،
 جتنی کہ میں جانوروں سے بدکاری کی افواہوں سے ہوتی ہے یا راہباؤں کی دیکھ بھال کرنے والوں
 کے اس قول سے ہوتی ہے کہ راہباؤں کو اپنے پالتو جانور ہٹا دینے چاہئیں۔ ان حالات میں
 بچاؤ کا یہ طریقہ استعمال کیا گیا کہ پادری حضرات گناہ کی زندگی گزارنے کا لائسنس حاصل کر سکتے ہیں۔
 بشرطیکہ وہ پوپ کے آفس (CURIA) کو خاصی رقم دے دیا کریں۔ اس اقدام کو ترقی کی نظر
 قدم ہی کہا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چرچ سے بچ بڑائیوں کی ہمت افزائی میں آگے بڑھ گیا۔
 ایک فیوڈل لارڈ نے جب یہ دیکھا کہ اس کے مزارعین جرم مانے ادا کرنے کی وجہ سے اس کو پورا
 مکان ادا نہیں کر پاتے تو اس نے مزارعین کو سختی سے حکم دے دیا کہ وہ چرچ کے قوانین کی خلاف
 ورزی نہ کریں۔ چنانچہ لارڈ کے دباؤ کی وجہ سے چرچ کے قوانین کی خلاف ورزی تقریباً بند ہو گئی۔
 ادھر چرچ والوں نے جب دیکھا کہ چرچ کے قوانین کی پابندی کی وجہ سے مزارعین کی طرف سے
 جرموں کی آمدنی کم ہو گئی تو انہوں نے یہ کہہ کر اس کے خلاف احتجاج کیا کہ یہ مذہب میں خلل انداز
 ہے۔ چودھویں صدی تک یہ سارا سلسلہ کمرشل بن گیا اور نہ صرف یہ کہ ہر شخص رقم کے ذریعے گناہ
 کرنے کی اجازت حاصل کر سکتا تھا۔ بلکہ گناہوں کے کفارہ کے طور پر کرایہ کے آدمیوں پر رقم خرچ

ہو جائے اور مقدس مقامات کی زیارت کر کے اپنے گناہوں کی معافی بھی حاصل کر سکتا تھا۔
 اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ مغرب میں بدکاری، قحبہ گری، جوئے بازی، شراب خواری، سگریٹ نوشی، فلم بینی، تھیٹر بینی وغیرہ سے حاصل ہونے والے تفریحی اور دوسرے ٹیکس کیسے شروع ہوئے۔
 حکومتیں بھی پادریوں کی نقابی میں کہنے لگیں کہ تم بے شک برائیاں کر کے اپنے آپ کو تباہ و برباد کرتے رہو، ہماری بلا سے، مگر جب تک ہیں ٹیکس دیتے رہو گے ہم تمہاری بربادی، تباہ کاری اور خودکشی سے متعزز نہ ہوں گے۔ ہماری جیبیں بھرتے رہو، پھر سود خواری، خماشی، ناچ، جوئے، شراب و سگریٹ سے بیشک قوم کے اخلاق خراب اور ان کی نسلیں برباد کرتے رہو، ہماری طرف سے کھلی اجازت ہے، ہم تم کو ہر جہاں کے لیے اجازت نامے یعنی لائسنس بھی دیں گے۔ غرضیکہ یہ ٹیکس گویا ایک طرح کی رشوت تھی۔ جس کو وصول کر کے خماشی، جوئے اور دیگر ذرائع سے اخلاق باختہ لوگوں کو چھوٹ دی گئی کہ وہ عوام کو لوٹیں اور ان کو اور ان کی نسلوں کو زندہ درگور کرتے رہیں۔ یہ ہے مغزنی جمہوریتوں میں ٹیکس و انکم ٹیکس کی نفسیات اور ان کے تحت الشعور کے دھند میں چھپی ہوئی نیت۔ یہ سب ٹیکس حقیقت میں رشوتیں ہیں جو افسروں کے بجائے خود حکومت وصول کرتی ہے اور یہ سبق انہوں نے پادریوں سے سیکھا ہے۔ اگرچہ چرچ کے قانون کے مطابق سود حرام ہے، مگر اپنے فائدے کی غرض سے چرچ نے سود میں خود بھی حصہ لینا شروع کر دیا۔ المختصر مذکورہ بالا طریقوں سے چرچ نے سود میں زیادہ دولت کمائی یا دوسرے لفظوں میں عوام کو دونوں ہاتھوں سے خوب لوٹا۔

برٹریڈ رسل لکھتا ہے کہ ”جو ریونیو انگلینڈ سے لے کر جرمنی تک کے ممالک سے روم پہنچتا تھا وہ اس سے کہیں زیادہ تھا، جو کبھی قدیم رومی فوجیں لوگوں سے چھین سکی تھیں۔ مگر یہ دولت اس تقدس کی بنا پر حاصل کی جاتی تھی جو عوام باپائیت کے لیے محسوس کرتے تھے نہ کہ اسلحہ کے بل بوتے پر۔ یہ واضح رہے کہ چودھویں صدی میں انگلینڈ میں چرچ کا ٹیکس حکومت سے پانچ گنا تھا۔“
 (باقی)

1. P. 67, 68. Sex in History by G. Rattray Taylor.
 1. P. 45. Power by Bertrand Russell.
 2. P. 13. The World's Greatest Scandals by Charles Franklin.